ایک رکعت وتر

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

نبی کریم ﷺ سے ایک رکعت وتر ثابت ہے:

❀ ربیع بن سلیمان رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

سُئِلَ الشَّافِعِيُّ عَنِ الْوِتْرِ : أَيَجُوزُ أَنْ يُّوتِرَ الرَّجُلُ بِوَاحِدَةٍ لَيْسَ قَبْلَهَا شَيْءٌ؟ قَالَ : نَعَمْ، وَالَّذِي أَخْتَارُ أَنْ أُصَلِّيَ عَشْرَ رَكَعَاتٍ، ثُمَّ أُوتِرَ بِوَاحِدَةٍ، فَقُلْتُ لِلشَّافِعِيِّ : فَمَا الْحُجَّةُ فِي أَنَّ الْوِتْرَ يَجُوزُ بِوَاحِدَةٍ؟ فَقَالَ : الْحُجَّةُ فِيهِ السُّنَّةُ وَالْآثَارُ .

''امام شافعی رحمہ اللہ سے وتر کے بارے میں پوچھا کہ آدمی ایک وتر ایسے پڑھے کہ اس سے پہلے کوئی نماز نہ ہو، تو کیا جائز ہے؟ فرمایا : ہاں! جائز ہے، لیکن مجھے یہ پسند ہیکہ دس رکعات پڑھ کر پھر ایک وتر پڑھوں۔ میں نے پوچھا: ایک وتر کی دلیل؟ فرمایا: سنت رسول اور آثار سلف۔''

(السّنن الصغرٰی للبیهقي : 593، وسندهٗ حسنٌ)

ایک رکعت وتر پر احادیث وآثار ملاحظہ فرمائیں:

① سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا، اللہ کے رسول! قیام اللیل کیا ہے؟ فرمایا:

صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى، فَإِذَا خَشِيَ أَحَدُكُمُ الصُّبْحَ، صَلّٰى رَكْعَةً وَّاحِدَةً، تُوتِرُ لَهٗ مَا قَدْ صَلّٰى .

''رات کی نماز دو دو رکعت ہے، صبح کا خدشہ ہو، تو ایک وتر پڑھ لیں، وہ

رکعت ساری نماز کو وتر بنا دے گی۔''

(صحيح البخاري : 990، صحيح مسلم : 749)

③ صحیح مسلم (158/749) کی ایک روایت کے الفاظ ہیں:

وَيُوتِرُ بِرَكْعَةٍ مِّنْ آخِرِ اللَّيْلِ .

''رات کے آخری حصے میں ایک وتر پڑھ لیں۔''

④ صحیح مسلم (752، 753) میں ہے کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

الْوِتْرُ رَكْعَةٌ مِّنْ آخِرِ اللَّيْلِ .

''رات کے آخری پہر ایک رکعت وتر ہے۔''

⑤ صحیح مسلم (159/749) کی ایک دوسری روایت کے الفاظ ہیں:

صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى، فَإِذَا رَأَيْتَ أَنَّ الصُّبْحَ يُدْرِكُكَ، فَأَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ .

''رات کی نماز دو دو رکعت ہے، جب آپ دیکھیں کہ صبح ہونے کو ہے، تو ایک وتر پڑھ لیں۔''

ایک وتر ساری نماز کو طاق بنا دے گا، مراد یہ ہے کہ وتر حقیقت میں آخری رکعت ہے، باقی نماز اسی کی وجہ سے وتر (طاق) ہو جاتی ہے۔

⑥ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي بِاللَّيْلِ إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً، يُوتِرُ مِنْهَا بِوَاحِدَةٍ، فَإِذَا فَرَغَ مِنْهَا اضْطَجَعَ عَلٰى

شِقِّهِ الْأَيْمَنِ، حَتّٰى يَأْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ، فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ .

''رسول اللہ ﷺ رات کو گیارہ رکعت پڑھتے تھے، ان میں ایک وتر ادا فرماتے۔ فارغ ہو جاتے، تو دائیں پہلو پر لیٹ جاتے، مؤذن آتا۔ پھر آپ ﷺ ہلکی سی دو سنتیں ادا فرماتے۔''

(صحيح البخاري : 994، صحيح مسلم : 736، واللفظ لهٗ)

⑦ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

إِنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ، قَالَ : «مَثْنٰى مَثْنٰى، فَإِذَا خَشِيَ الصُّبْحَ، فَبِوَاحِدَةٍ، تُوتِرُ لَكَ قَبْلَهَا» .

''ایک شخصنے نبی کریم ﷺ سے قیام اللیل کے بارے میں پوچھا، تو فرمایا: قیام اللیل دو دو رکعت ہیں، صبح کا خدشہ ہو، تو ایک رکعت پڑھ لیں، وہ پہلی ساری نماز کو طاق بنادے گی۔''

(حلية الأولياء وطبقات الأصفياء لأبي نعيم الأصبهاني : 196/8، وسندهٗ صحيحٌ)

⑧ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

صَلاةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى، وَالْوِتْرُ بِرَكْعَةٍ .

''رات کی نماز دو دو رکعتیں اور وتر ایک رکعت ہے۔''

(تاريخ بغداد للخطيب البغدادي : 257/2، وسندهٗ حسنٌ)

⑨ سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

الْوِتْرُ حَقٌّ، فَمَنْ شَاءَ فَلْيُوتِرْ بِخَمْسٍ، وَمَنْ شَاءَ فَلْيُوتِرْ بِثَلَاثٍ، وَمَنْ شَاءَ فَلْيُوتِرْ بِوَاحِدَةٍ .

”وتر حق ہے۔ سات پڑھیں، پانچ پڑھیں، تین پڑھیں یا ایک پڑھیں۔“

(سنن أبي داوٗد : 1422 ، سنن النسائي : 1711 ، سنن ابن ماجه : 1190 ، وسندہٗ صحیحٌ)

اس حدیث کو امام ابن حبان رحمہ اللہ (2410) **اور حافظ ابن ملقن** رحمہ اللہ (البدر المنیر : 4/296) نے ”صحیح“ قرار دیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ نے اسے ”بخاری و مسلم کی شرط پر صحیح“ قرار دیا ہے اور حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔

روایت سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے موقوفاً بھی ثابت ہے، موقوف مرفوع کی تقویت کا باعث ہوتی ہے۔

⑩ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْتَرَ بِرَكْعَةٍ .

”نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک وتر پڑھا۔“

(سنن الدّار قطني : 2/33، وسندہٗ صحیحٌ)

⑪ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْتَرَ بِرَكْعَةٍ .

”نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک وتر پڑھا۔“

(صحیح ابن حبّان : 2424، وسندہٗ صحیحٌ)

⑫ ابن ابی ملیکہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے عشا کے بعد ایک وتر پڑھا، ان کے پاس سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام بھی موجود تھے، غلام نے آ کر سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو بتایا، تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

دَعْهُ، فَإِنَّهٗ قَدْ صَحِبَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

”درست! وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی ہیں۔“

(صحيح البخاري : 3764)

⑬ صحیح البخاری(3765) میں ہے کہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

إِنَّهُ فَقِيهٌ . ''معاویہ رضی اللہ عنہ فقیہ ہیں۔''

⑭ امام عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

إِنَّ مُعَاوِيَةَ أَوْتَرَ بِرَكْعَةٍ، فَأُنْكِرَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ، فَسُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ، فَقَالَ : أَصَابَ السُّنَّةَ .

''سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک وتر پڑھا، تو ان پر اعتراض ہوا، سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا، تو فرمایا: معاویہ رضی اللہ عنہ نے سنت پر عمل کیا ہے۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة : 291/2، وسندهٗ صحيحٌ)

ثابت ہوا کہ ایک وتر سنت ہے، نیز فقیہ ہونے کی نشانی بھی ہے۔ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ اور سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما دونوں جلیل القدر صحابی ایک رکعت وتر کے قائل و فاعل تھے۔

تنبیہ:

شرح معانی الاثار للطحاوی (1/ 289) میں ہے:

مِنْ أَيْنَ تُرٰى أَخَذَهَا الْحِمَارُ .

''اس گدھے نے یہ کہاں سے سیکھ لیا''.

تبصرہ:

① یہ شاذ (ضعیف) ہے، کیوں کہ صحیح بخاری کی روایت کے خلاف ہے۔

② عبدالوہاب بن عطا خفاف (حسن الحدیث) نے عثمان بن عمر جیسے ثقات واوثق کی مخالفت کی ہے۔

③ یہ بات سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی شان سے بعید ہے۔

④ ایک وتر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ وتابعین کی جماعت سے ثابت ہے۔

نیز دیگر صحابہ کرام کا عمل دیکھئے:

⑮ ابومجلز رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے وتر کے بارے میں پوچھا: اگر میں سفر میں ہوں، تو کیا کروں؟ فرمایا:

رَكْعَةٌ مِّنْ آخِرِ اللَّيْلِ. ''رات کے آخری پہر ایک وتر پڑھ لیں۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة : 301/2، وسندهٗ صحيحٌ)

⑯ عبدالرحمٰن تیمی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سوچا کہ آج رات مجھ سے پہلے قیام اللیل کوئی نہیں کرے گا، لیکن میں بیدار ہوا، تو اپنے پیچھے ایک شخص کی آہٹ محسوس کی، وہ سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ تھے۔ میں ایک طرف ہٹ گیا، آپ رضی اللہ عنہ آگے بڑھے، قرآن شروع کیا اور ختم کر دیا، پھر رکوع کیا اور سجدہ کیا۔ میں نے سوچا: شاید بھول گئے ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نماز پڑھ چکے، تو عرض کیا: امیر المومنین! آپ نے ایک وتر ادا کیا ہے؟ فرمایا: یہی میرا وتر ہے۔''

(شرح معاني الآثار للطّحاوي : 294/1، سنن الدّار قطني : 34/2، ح : 1656، 1658، وسندهٗ حسنٌ، وأخرجه ابن أبي شيبة : 502/2، وسندهٗ حسنٌ، وقال الحافظ ابن حجر في المطالب العالية [582] : إسناده حسنٌ)

⑰ ابوتمیمہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

كَانَ أَبُو مُوسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِذَا صَلّٰى بِنَا الْغَدَاةَ، يُقْرِءُ نَا، فَأَتٰى عَلِيٌّ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَسَأَلَهٗ رَجُلٌ إِلٰى جَنْبِي عَنِ الْوِتْرِ، فَقَالَ : ثَلَاثٌ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ وَّاحِدَةٍ، وَّخَمْسٌ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ

ثَلَاثٍ، وَسَبْعٌ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ خَمْسٍ .

''سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نماز فجر کے بعد ہمیں پڑھا رہے تھے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ آئے، میرے پہلو میں بیٹھے ایک شخص نے ان سے پوچھا: وتر کی تعداد؟ فرمایا: ایک کی نسبت تین، تین کی نسبت پانچ اور پانچ کی نسبت سات مجھے زیادہ پسند ہیں۔''

(الأوسط في السّنن والإجماع والاختلاف لابن المنذر : 183/5، المطالب العالية بزوائد المسانيد الثمانية لابن حجر : 639، وسندهٗ صحيحٌ)

حافظ بوصیری رحمہ اللہ نے اس کی سند کو ''صحیح'' کہا ہے۔

(اتّحاف المهرة الخيرة : ١٧٤٦)

⑱ عبداللہ بن مسلمہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے ہمیں عشا پڑھائی، پھر مسجد کے کونے میں ایک رکعت ادا کی۔ میں ان کے پیچھے گیا اور عرض کیا: ابواسحاق! یہ کیسی رکعت ہے؟ فرمایا:

وِتْرٌ، أَنَامُ عَلَيْهِ . ''یہ وتر ہے، جو پڑھ کر سوتا ہوں۔''

عمرو بن مرہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ مصعب بن سعد رحمہ اللہ کو یہ بات بتائی، تو انہوں نے کہا: سیدنا سعد رضی اللہ عنہ ایک وتر پڑھتے تھے۔

(شرح معاني الآثار للطّحاوي :295/1، وسندهٗ حسنٌ)

⑲ سیدنا عبداللہ بن ثعلبہ بن صغیر رضی اللہ عنہ جن کے چہرے پر فتح مکہ کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مبارک ہاتھ پھیرا تھا، بیان کرتے ہیں کہ بدری صحابی سیدنا سعد رضی اللہ عنہ عشا کے بعد ایک وتر پڑھتے تھے، اس سے زیادہ نہیں، رات کے وسط میں قیام کرتے۔

(معرفة السّنن والآثار للبيهقي : 314/2، ح : 1390، صحيح البخاري : 6356، وسندهٗ صحيحٌ)

⑳ نافع رحمہ اللہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں بیان کرتے ہیں:

إِنَّهٗ كَانَ يُوتِرُ بِرَكْعَةٍ .

''آپ رضی اللہ عنہ ایک وتر پڑھتے تھے۔''

(الأوسط لابن المنذر : 179/5، وسندهٗ صحيحٌ)

㉑ ابومجلز رحمہ اللہ بیا ن کرتے ہیں کہ سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے مکہ اور مدینہ کے درمیان دو رکعت نماز عشا ادا کی، پھر کھڑے ہو کر ایک وتر پڑھا۔

(الأوسط لابن المنذر : 179/5، وسندهٗ صحيحٌ)

㉒ جریر بن حازم رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

سَأَلْتُ عَطَاءً، أُوتِرُ بِرَكْعَةٍ؟ فَقَالَ : نَعَمْ، إِنْ شِئْتَ .

''میں نے امام عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ سے پوچھا: ایک رکعت وتر پڑھ لیا کروں؟ جواب دیا: جی ہاں! اگر چاہیں تو۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة : 292/2، وسندهٗ صحيحٌ)

٢٣ ابن عون رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے پوچھا کہ آدمی سو گیا اور صبح ہو گئی، تو کیا صبح ہونے کے بعد ایک رکعت وتر پڑھ لے؟ کہا:

لَا أَعْلَمُ بِهٖ بَأْسًا . ''کوئی حرج نہیں۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة : 290/2)

(24) امام شعبی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

كَانَ آلُ سَعْدٍ، وَآلُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، يُسَلِّمُونَ فِي كُلِّ رَكْعَةِ الْوَتْرِ، وَيُوتِرُونَ بِرَكْعَةٍ .

''خاندان سعد بن ابی وقاص اور خاندان عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم وتر کی ہر رکعت

میں سلام پھیرتے، وہ ایک ہی رکعت ادا کرتے تھے۔‘‘

(مصنّف ابن أبی شیبة :292/2، وسندہٗ صحیحٌ)